رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

إن اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسہم

انہ اوی القریۃ

الحکم

چہ گویم باز کز آں جہاد در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی



مسیح موعود کی صلح کاری اور امان کا اعلان

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ہے اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہے ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے

پیشگی قیمت سالانہ

عوام سے	صہ
خواص و معاونین سے	عہ
ہندوستان سے باہر	ے
غیر مذاہب والوں سے	ے ۱۲
اپنی جماعت کے غیر مستطیع وسنا سیر کم آمدنی والے لوگوں سے	عہ ۱۲

نمبر ۲۵ و ۲۶ | دار الامان قادیان مورخہ ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۴ء | جلد ۸

حضرت اقدس گورداسپور مین

لعلّه حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ جب تک مقدمہ کی پیروی ضروری ہے اس وقت تک عارضی طور پر گورداسپور ہی مین جا ٹھہرین۔ چنانچہ اس غرض کے پورا کرنے کیلئے گورداسپور مین ایک اور وسیع مکان پہلے مکان کے علاوہ لیا گیا ہے۔ جہان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت اور دوسری خادم مستورات رہین گی۔ مہمانون کیلئے وہی پہلا مکان اگر کافی نہ ہوا تو تجویز ہے کہ کوئی اور وسیع مکان لیا جاوے۔

نا عاقبت اندیش لوگ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عزم و استقلال پر بجائے اس کے کہ غور کرتے اور کوئی مفید سبق لیتے اپنی معمولی کور بختی کی وجہ سے ہنسی اڑاتے ہین مگر وہ یاد رکھین۔ اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔

انبیاء علیہم السلام کی سیرۃ سے جو لوگ واقف ہین اور جنہون نے اس پر غور کیا ہے وہ حضرت حجۃ اللہ کے اس استقلال و عزم سے نہایت مفید سبق لیتے ہین اور ان کے ایمان ترقی کرتے ہین ر لکن سنۃ اللہ کے موافق ضروری ہے کہ ایک گروہ ایسا بھی ہو جو ذادتھم رجسا علی رجسھم کا مصداق ہو۔ بہرحال ۱۳ر اگست سنہ ۱۹۰۴ء کو اعلیٰ حضرت انشاء اللہ العزیز گورداسپور تشریف لیجانے کے عازم ہین اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے آپ گورداسپور مین مقیم رہین گے۔ اس لئے احباب جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور آپکے فیض سے مستفیض ہونے کیلئے قادیان آنے کیلئے طیار ہوں وہ دوسری اطلاع تک گورداسپور تشریف لاویں۔

دار الامان کا ہفتہ

۱- حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہین۔

۲- بارش ابھی ختم ہو چکی ہے۔ اور ابھی بر جگہ آسمان سے ... ہے

۳ ۹ر اگست سنہ ۱۹۰۴ء کو جناب بابو ہری چرن داس صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر حلقہ جالندہر نے تعلیم الاسلام اسکول قادیان کا معائنہ کیا۔ آپ ایک با اخلاق اور علم دوست بزرگ ہین اور سادگی پسند ہین۔ معائنہ کے تمام وقت میں ہم آپ کے ساتھ تھے ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جب ہم یہ دیکھتے تھے کہ ہمارے مکرم بھائی مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ نے وہ تمام ضروری کاغذات جو انسپکٹر صاحب کو مطلوب ہو سکتے تھے اپنی فراست اور قابلیت سے قبل از وقت طیار کر رکھے تھے جنکو دیکھکر انسپکٹر صاحب نہایت محظوظ ہوئے۔ اور رجسٹروں کی صفائی سے بھی بہت خوش ہوئے۔ دوران معائنہ مین جب وہ نصاب تعلیم کا نقشہ دیکھ رہے تھے نصاب مین عبرانی دیکھکر حیران ہوئے اور پوچھا کہ عبرانی کون پڑھاتا ہے جب مفتی صاحب نے کہا کہ مین پڑھاتا ہون اور مین نے اسمین بی اے پاس کیا ہے تو آپ کو اور بھی حیرت ہوئی۔ مفتی صاحب نے عبرانی پڑھنے کی غرض بھی بتلائی کہ بائیبل کو اصل زبان مین پڑھنے کیلئے اس زبان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے پڑھا تھا۔ غرض آپ نہایت غور و خوض کے ساتھ معائنہ کرتے رہے اور مدرسہ رجسٹر وزٹ بک مین آپنے رائے لکھی ہے جو ہم اپنی قوم کی توجہ کیلئے درج کرتے ہین بعض ضروری ریمارک ہم پھر کبھی لکھین گے۔ انشاء اللہ۔

رائے انسپکٹر صاحب

مینے ۹ر اگست سنہ ۱۹۰۴ء کو تعلیم الاسلام قادیان ہائی اسکول کا معائنہ کیا منظوری مدرسہ کے شرائط کی پوری تفصیل جناب انسپکٹر صاحب بہادر کے ملاحظہ کے بعد ایک سنار بلڈنگ وسیع اس مدرسہ کی عمارات مین بڑھایا گیا ہے فیس کی شرح سرکاری اور بورڈ سکولوں کی شرح سے ... کے قریب ہے۔ اور معافی فیس اور نصف فیس پانے والے طلبار کی تعداد بھی ضابطہ تعلیم پنجاب کے مطابق کیگئی ہے۔ قواعد مابین المدارس کی ٹھیک ٹھیک پابندی کیجاتی ہے۔ مدرسین کے علاوہ مین ایک ایم اے مدرس بی۔ اے زیادہ کیا گیا ہے تمام رجسٹر صاف اور مکمل ہین۔ مدرسہ طاعون کیوجہ سے یکم اپریل سنہ ۱۹۰۴ء سے حاضری سنہ ۱۹۰۴ء تک بند رہا ہے۔ تمام مکانات صاف ستھرے ہین اور اس مدرسہ کے تمام کاروبار مین ایک ایسی سنجیدگی اور حسن انتظام کی خوشبو آتی ہے جو نہایت ہی قابل تعریف ہے میری رائے مین یہ مدرسہ اب بالکل اس قابل ہے کہ سررشتہ تعلیم اسکو منظور کرے۔

حاضری طلبار حسب ذیل تھی۔

ہائی ڈیپارٹمنٹ		
ففتھ ہائی	۸/۸	
فورتھ ہائی	۳/۳	میزان ۱۱/۱۱
مڈل		
سوم مڈل	۷/۷	
دوم مڈل	۱۲/۱۲	
اول مڈل	۱۱/۱۱	میزان ۳۰/۳۰
اپر پرائمری		
پنجم پرائمری	۱۷/۱۷	
چہارم پرائمری	۱۵/۱۵	
سوم پرائمری	۲۰/۲۲	
دوم پرائمری	۱۷/۱۸	
اول پرائمری	۲۴/۲۴	میزان ۹۳/۹۷
کل مسلمان	۱۳۵	
ہندو	۳	میزان ۱۳۸

۴ مین ہڈ ماسٹر مدرسہ یعنی مفتی محمد صادق صاحب کا بہت ہی ممنون ہون کہ انہون نے مجھے مدرسہ کے معائنہ مین اور رجسٹرون کے ملاحظہ کرنے مین بہت ہی مدد کی ہے۔ مقام قادیان۔ ۹ر اگست سنہ ۱۹۰۴ء

حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر جلسۃ الوداع کی تقریب پر

اگر لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ جلسۃ الوداع کیا چیز ہے؟ انہیں معلوم رہے کہ جن دنوں حضرت مسیح موعودؑ کتاب مسیح ہندوستان مین تالیف کر رہے تھے انہیں ایام مین معلوم ہوا تھا کہ نصیبین مین حضرت مسیح ناصری کے بعض آثار ہین جن سے ان کے اس سفر کا پتہ ملتا ہے اور تصدیق ہوتی ہے کہ وہ کشمیر مین آگر ہے اور ایک عرصہ تک یہان رہ کر آخر وفات پا گئے اور سری نگر کے محلہ خان یار مین مدفون ہوئے جہان اب تک انکی قبر یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ نے قرین مصلحت سمجھا تھا کہ ایک کمیشن اپنی جماعت کی بھیجی جاوے جہان آثار و حالات کی خود تفتیش و تحقیقات کرے۔ اور پھر اسی رستے (جو حضرت مسیح نے کشمیر آنے کیلئے تجویز کیا تھا) واپس کشمیر سے ہوتے ہوئے دارالامان پہونچ جاوین ان احباب کو رخصت اور وداع کرنے کیلئے ایک جلسہ تجویز ہوا تھا جس کا نام جلسۃ الوداع رکھا گیا تھا۔ اگرچہ بعض پیش آمدہ امور ضروریہ کیوجہ سے اس کمیشن کا بھیجا جانا اسوقت ملتوی ہو گیا تھا اور ابھی ملتوی رہا ہوا ہے۔ لیکن اس تاریخ پر ایک جلسہ ہوا۔ بزرگان ملت نے وعظ کیے (جو پہلے چھپ چکے ہین) اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک تقریر فرمائی۔ جو ہم ذیل مین درج کرنا شروع کرتے ہین۔ ایڈیٹر

حضرت عیسی علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور اس حادثہ سے بچ جانے کا قرآن شریف مین صحیح اور یقینی علم دیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ پچھلے ہزار برس مین جہان اسلام پر اور بہت سی آفتین آئین وہان یہ مسئلہ بھی تاریکی مین پڑ گیا اور مسلمانون مین بدقسمتی سے یہ خیال راسخ ہو گیا کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہین اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے اترین گے مگر اس چودھوین صدی مین اللہ تعالے نے مجھے مامور کر کے بھیجا تاکہ مین اندرونی طور پر جو غلطیان مسلمانون مین پیدا ہو گئی ہین انکو دور کرون اور اسلام کی حقیقت دنیا پر ظاہر کرون۔ اور بیرونی طور پر جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہین ان کا جواب دون اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھا دون خصوصیت کے ساتھ وہ مذہب جو صلیبی مذہب ہے یعنی عیسائی مذہب اس کی بنیادی اعتقادات کا استیصال کرون جو انسان کیلئے خطرناک ہین۔ اور انسان کی روحانی قوتون کیلئے زہر ہین اور ترقیون کیلئے ایک روک ہین منجملہ ان کے ایک یہی مسئلہ ہے جو مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق ہے۔ اور جس مین بدقسمتی سے بعض مسلمان بھی ان کے شریک ہو گئے ہین۔ اسی ایک مسئلہ پر عیسائیت کا دارمدار ہے کیونکہ عیسائیت کی نجات کا مدار اسی صلیب پر ہے ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے مصلوب ہوا۔ اور پھر وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا جو گویا اسکی خدائی کی دلیل ہے جن مسلمانون نے اپنی غلطی سے ان لوگون کا ساتھ دیا ہے وہ یہ تو نہین مانتے کہ مسیح صلیب پر مر گیا مگر وہ اتنا ضرور مانتے ہین کہ وہ آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ لیکن جو حقیقت اللہ تعالے نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح ابن مریم اپنے معصوم یہودیون کے ہاتھون سخت ستایا گیا جیسا کہ خیر راستباز اپنے زمانے مین نادان مخالفون کے ہاتھون ستائے جاتے ہین۔ اور آخر ان یہودیون نے اپنی منصوبہ بازی اور شرارتون سے یہ کوشش کی کہ کسی طرح ان کا خاتمہ کر دین اور ان کو مصلوب کراوین۔ بظاہر وہ اپنی ان تجاویز مین کامیاب ہو گئے کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم کو صلیب پر چڑھائے جانے کا حکم دیا گیا لیکن اللہ تعالے نے جو اپنے راستبازون اور مامورون کو کبھی ضائع نہین کرتا۔ ان کو اس لعنت سے جو صلیب کی موت کے ساتھ وابستہ تھی بچا لیا۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ اس صلیب پر سے زندہ اتر آئے اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس ملک مین ان کے بہت سے دشمن ہین اور دشمن بھی دشمن جان۔ اور جیسا کہ وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ نبی بے عزت نہین ہوتا مگر اپنے وطن مین جس سے انکی ہجرت کا پتہ ملتا تھا انہون نے ارادہ کر لیا کہ اس ملک کو چھوڑ دین۔ اور اپنے فرض رسالت کو پورا کرنے کیلئے وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑون کی تلاش مین نکلے اور نصیبین کی طرف سے ہوتے ہوئے افغانستان کے راستہ کشمیر مین آ کر بنی اسرائیل کو جو کشمیر مین موجود تھے تبلیغ کرتے رہے اور ان کی اصلاح کی ....

.... اور آخر انہین ہی وفات پائی۔ یہ امر ہے جو مجھ پر کھولا گیا ہے۔ اس ایک مسئلہ سے عیسائیت کا ستون بھی ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جب صلیب پر مسیح کی موت ہی نہین ہوئی اور وہ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر ہی نہین گئے تو الوہیت اور کفارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی اور مسلمانون کا غلط خیال (جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی کہ وہ زندہ آسمان پر چلے گئے ہین اور پھر نازل ہون گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہین آ سکتا۔ جسکی نبوت آپ کی مہر نبوت سے ہو) بھی دور ہو گیا اور قرآن شریف کی اصل اور پاک تعلیم سچی ثابت ہو گئی کیونکہ قرآن شریف مین تو مسیح علیہ السلام کا صاف اقرار فلما توفیتنی کا موجود ہے جس سے کوئی انکار نہین کر سکتا۔

یہ وہ حقیقت ہے کہ ہم وفات مسیح کے مسئلہ پر زیادہ زور دیتے ہین کیونکہ اسی موت کے ساتھ عیسائی مذہب کی بھی موت ہے۔ اسی غرض سے مین نے کتاب مسیح ہندوستان مین لکھنی شروع کی ہے۔ اور اس کتاب کے بعض مطالب کی تکمیل کیلئے مین نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنی جماعت مین سے چند آدمیون کو بھیجون جو ان علاقہ جات مین جا کر ان آثار کا پتہ لاوین جنکا وہان موجود ہونا بتایا جاتا ہے چنانچہ اس غرض کو مدنظر رکھکر ہم نے یہ جلسہ کیا ہے تاکہ ان دوستون کو رخصت کرنے سے پہلے ہم سب ملکر ان کے لئے دعائیں کرین کہ وہ خیر و عافیت کے ساتھ اس مبارک سفر کیلئے رخصت ہون اور کامیاب ہو کر واپس آئین۔

اگرچہ مین یقین رکھتا ہون کہ یہ سفر جو تجویز کیا گیا ہے اگر نہ بھی کیا جاتا تو بھی خدا تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے اسقدر شواہد اور دلایل ہمکو اس امر کے دیدیے ہین جنکو مخالف کا قلم اور زبان توڑ نہین سکتی۔ لیکن مومن ہمیشہ ترقیات کی خواہش کرتا ہے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ حقایق اور معارف کا بھوکا پیاسا ہوتا ہے کبھی اسنے سیر نہین ہوتا اسلئے ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ جسقدر ثبوت اور دلایل اور ملیکن وہ اچھا ہے اسی مقصد کیلئے یہ تقریب پیش آئی ہے کہ ہم اپنے دوستون کو نصیبین کیطرف بھیجتے ہین جس کے متعلق ہمین پتہ ملا ہے کہ وہان کے حاکم نے حضرت مسیح کو (جبکہ وہ ابھی تک گرفتار قوم کے ہاتھ سے تکلیفین اٹھا رہے تھے) لکھا تھا کہ آپ میرے پاس چلے آئیے۔ اور واقعہ صلیب کے بچ جانے کے بعد اس مقام پر پہونچکر انہون نے بدقسمت قوم کے ہاتھ سے نجات پائی۔ وہان کے حاکم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آپ میرے پاس آ جائینگے تو آپ کی خدمت کی سعادت حاصل کرونگا اور مین بیمار ہون میرے لئے دعا بھی کرین اگرچہ یہ ایک انگریزی کتاب سے ہمین معلوم ہوا ہے لیکن مین دیکھتا ہون کہ روضۃ الصفا ایک اسلامی تاریخ ہے اس قسم کا مضمون اس سے بھی پایا جاتا ہے وہس لئے یہ یقین ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نصیبین مین ضرور آئے اور اسی راستہ سے وہ ہندوستان کو آئے ہین۔ سارا علم تو اللہ تعالے کو ہے۔ لیکن ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ اس سفر مین انشاء اللہ حقیقت کھل جائیگی اور اصل معاملہ صاف ہو جائیگا ممکن ہے کہ اس سفر مین ایسی تحریرین پیش ہو جاویں یا ایسے کتبے نکل آوین جو مسیح علیہ السلام کے اس سفر کے متعلق بعض امور پر روشنی ڈالنے والے ہون یا حواریون مین سے کسی کی قبر کا کوئی پتہ مل جاوے۔ اور اس قسم کے بعض امور نکل آویں جو ہمارے اس مقصد مین مؤید ثابت ہو سکیں۔ اس لئے مین نے اپنی جماعت مین سے تین آدمیون کو اس سفر کے لئے طیار کیا ہے۔ ان کے لئے ایک عربی تصنیف بھی دینی چاہتا ہون جو بطور تبلیغ کے ہو۔ اور جہان جہان وہ جاوین اس کو تقسیم کرتے رہین۔ اسطرح پر اس سفر سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ہمارے سلسلہ کی اشاعت بھی ہوتی جاویگی۔ اور مین خدا تعالے کا شکر کرتا ہون کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے مین دیکھتا ہون کہ جس کام اور مقصد کیلئے مین ان کو بلاتا ہون نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ انمین ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کیلئے طیار۔ حقیقت مین کوئی قوم اور جماعت طیار نہین ہو سکتی جب تک اس مین اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کیواسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض اور اسباب مین سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی چنانچہ جب انکو گرفتار کیا گیا تو پطرس جیسے اعظم الحوارین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیجدی۔ اور اکثر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جسکی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہین مل سکتی۔ انہون نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہانتک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جسنے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح مین اب دیکھتا ہون کہ اللہ تعالے نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے۔ اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلاتے ہین۔ جس دن سے مین نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مین مامور کیا جاؤن اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر مجھے بھیجا جاوے تو میری بڑی ہی خوش قسمتی ہے بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن مین ان درخواستون سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس کام کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میان جمال الدین کو ان کے ساتھ جانے کیواسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان